اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر درودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے، جو جمعہ کے دِن مجھ پر 80 بار درودِ پاک پڑھے، اس کے 80 سال کے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود | بار بار اور بے شمار دُرود
بے عدد اور بے عدد تسلیم | بے شُمار اور بے شُمار دُرود[2]

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 320، حدیث: 5191۔

[2]... ذوقِ نعت، صفحہ: 123-124 ملتقطاً۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** درودِ پاک کی بھی کیا نِرالی شانیں ہیں، پُل صِراط جو بال سے باریک، تلوار سے تیز اور اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے، یہاں دُنیا میں محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں درودِ پاک کے نذرانے پیش کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! پُل صِراط پر نُور ملے گا، جس کی روشنی میں پُل صِراط پار کرنا آسان ہو جائے گا۔ علّامہ اِبْنِ جوزی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: قیامت کے دِن جب لوگ پُل صِراط سے گزر رہے ہوں گے، اس وقت سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ مبارک کا نُور چمکے گا، جو پُل صِراط سے گزرنے والوں کو ڈھانپ لے گا، جسے چہرۂ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کا جتنا حصّہ نصیب ہو گا، اسی کے مطابق وہ اتنی جلدی پُل صِراط پار کر پائے گا اور روزِ قیامت یہ نُورِ پاک درود پڑھنے کے مطابق دیا جائے گا، جو دُنیا میں جتنا زیادہ درودِ پاک پڑھتا ہو گا، اسے اُتنا ہی زیادہ نُورِ مصطفےٰ نصیب ہو گا اور وہ اتنی ہی جلدی پُل صِراط کو پار کر لے گا۔[1]

پُل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پَر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو

کانٹا مِرے جگر سے غَمِ روزگار کا
یُوں کھینچ لیجیے کہ جِگر کو خبر نہ ہو

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشَر کو خبر نہ ہو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[3] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت

1... بستان الواعظین، مجلس فی ذکر المیزان والصراط، صفحہ: 84 بتصرف۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ: 130۔
3... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے صبر کا حکم دیا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی طبیعتِ مبارَکہ میں سادگی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے اس دُنیا میں خُود اپنی رضا سے **فقر** اِختیار فرمایا ۞ وہ جو دُعا فرماتے تو تھوڑا سا کھانا ہزاروں کو کھلا دیتے تھے[1] ۞ دُودھ کے ایک پیالے سے 70 صحابہ کو سیر فرما دیتے تھے[2] ۞ جن کی مبارَک انگلیوں سے پانی کے چشمے جارِی ہوتے تو پانی ہزاروں کو کفایت کر جاتا تھا[3] ۞ وہ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم خُود یُوں زندگی بَسَر فرماتے کہ کئی کئی دِن فاقہ رہتا تھا[4] ۞ جن کے دَر کا صدقہ ہم سب کھا رہے ہیں، ساری دُنیا جن کے دَر سے پلتی تھی، پلتی ہے اور پلتی رہے گی، اُن مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا گھر مبارَک بالکل سادَہ تھا، کئی منزلیں نہیں تھیں، کئی مرلوں اور کئی گزوں پر محیط نہیں تھا۔ **غرض؛ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے بہت سادَہ زندگی اپنائی۔**

[1]... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ خندق... الخ، صفحہ: 1030، حدیث: 4102 ماخوذاً۔
[2]... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش... الخ، صفحہ: 1587-1588، حدیث: 6452 ماخوذاً۔
[3]... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ الحدیبیہ، صفحہ: 1043، حدیث: 4152 ماخوذاً۔
[4]... ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی معیشۃ النبی واھلہ، صفحہ: 563، حدیث: 2360 ماخوذاً۔

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: ایک دِن میں نے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ پاک پر بُھوک کے آثار دیکھے تو مجھے رَونا آ گیا، میں نے تڑپ کر عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ اپنے رَبّ سے کھانا کیوں طلب نہیں فرماتے کہ وہ آپ کو کھلائے۔ فرمایا: اے عائشہ! خُدا کی قسم! اگر میں اپنے رَبّ سے سُوال کروں کہ پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ ساتھ چلا کریں تو میرا رَبّ ضرور ایسا فرما دے گا، پہاڑوں کو حکم ہو جائے گا کہ (وہ سونے کے بن جائیں اور) میں اِنہیں زمین پر جہاں چاہوں ساتھ لے جاؤں۔ لیکن میں نے دُنیا میں ❁ پیٹ بھرنے کی جگہ بُھوک کو ❁ یہاں کی مالداری کی جگہ **فقر** کو ❁ خوشی کی جگہ غَم کو اِختیار کر لیا ہے۔[1]

مزید فرمایا: اے عائشہ! بیشک دُنیا نہ مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) کے لائق ہے نہ آلِ مُحَمَّد (رَضِیَ اللّٰہُ عنہم) کے لائق۔ اے عائشہ! اللہ پاک اُولُو الْعَزْم رسولوں سے اس بات پر راضی ہوا کہ وہ دُنیا کی مشکلات پر صبر کریں، پسندیدہ چیزوں سے رُکے رہیں۔ پھر مجھے بھی اللہ پاک نے اسی بات کا حکم دیا، فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ	تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔ (پارہ:26، سورۂ احقاف:35)

پھر فرمایا: خُدا کی قسم! میں ضرور اللہ پاک کی اطاعت ہی کروں گا۔ خُدا کی قسم! جیسے اُولُو الْعَزْم (یعنی ہمت والے) رسولوں نے صبر کیا، میں بھی یونہی صبر کرتا رہوں گا اور قُوّت تو ساری اللہ پاک کی طرف سے ہے۔[2]

[1] ... المغنی عن حمل الاسفار، کتاب الزہد، جز:2، صفحہ:1102، حدیث:4000۔

[2] ... اخلاق النبی و آدابہ، صفحہ:154، حدیث:806۔

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی	تِرا ایسا سادہ کھانا مَدَنی مدینے والے
ہے چٹائی کا بچھونا، کبھی خاک ہی پہ سونا	کبھی ہاتھ کا سِرہانا مَدَنی مدینے والے
تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں	ہوں سلامِ عاجزانہ مَدَنی مدینے والے [1]

دیتا وہ ہے، دِلاتے یہ ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک پر غور فرمائیے! بار بار غور فرمائیے! کیسی نِرالی یہ زندگی ہے...؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں نا؛

مالکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اِن کے خالی ہاتھ میں [2]

لفظ دیکھیے! کتنا خوبصُورت استعمال کیا: **خَالِی ہاتھ**۔ بظاہِر ہاتھ مبارک خالی ہے۔ ظاہِری آنکھوں سے دیکھیں تو گھر مبارک بہت زیادہ رقبے پر نہیں ہے، بہت سادہ ہے ❁ بستر مبارک بادشاہوں کی طرح نَرم نَرم نہیں ہے ❁ گھر مبارک میں ساز و سامان بھی بہت زیادہ نہیں ہے ❁ لباس مُقدّس بھی بہت سادہ ہے ❁ کئی کئی دِن گھر میں چولہا نہیں جلتا۔ بظاہِر ہاتھ خالی ہیں مگر شان یہ ہے کہ ہاتھ مبارک اُٹھادیں تو حسرتیں پُوری فرمادیتے ہیں:

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جَل تھَل بھر دیئے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی دَرکار ہے [3]

[1]...وسائلِ بخشش، صفحہ:426۔
[2]...حدائقِ بخشش، صفحہ:103۔
[3]...حدائقِ بخشش، صفحہ:176۔

❁ بظاہِر ہاتھ خالی ہیں مگر شان دیکھیے! دونوں جہاں کی ساری نعمتیں انہیں ہاتھوں میں ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ بیشک میں بانٹتا ہوں، اللہ پاک عطا فرماتا ہے۔[1]

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا	پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
اُس کی بخشش اِن کا صدقہ	دیتا وہ ہے، دلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ	ساری کثرت پاتے یہ ہیں

تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ جو **خالِی ہاتھ** والا لفظ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے استعمال کیا، اس کو ذرا سمجھیں۔ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کیوں اِخْتیار فرمایا؟

اپنے طَور پر ہم ذرا غور کریں، ہمیں اگر کوئی لاکھ، دو لاکھ کی آفر کرے تو کیا ہم یہ آفر قبول کر لیں گے؟ بالکل کر لیں گے، ہنس کر کریں گے، جلدی جلدی قبول کریں گے۔ قربان جائیے! مِزاجِ مصطفےٰ کیسا نِرالا ہے...!! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے آفر دی۔ فرمایا: اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دُنیا بھی قبول کر لیجیے! آخرت میں سے آپ کا حصّہ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔ عرض کیا: اے مالِکِ کریم! میں چاہتا ہوں کہ دُنیا میں ایک دِن بھوکا رہوں تو صبر کروں، ایک دِن کھاؤں تو تیرا شکر ادا کروں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ شان مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ اگر ہم مجموعی طَور پر ذِہنِیّت کی بات کریں تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل ہماری ٹِپ ٹاپ والی سوچ بنتی جارہی ہے۔ پیسہ، پیسہ اور پیسہ بَس یہی زندگی کی اِبتدا اور اِنتہا بن کر رہ گئی ہے۔ کاش! ہم پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زندگی مبارک کو اپنا آئیڈیل بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

[1]... مسند ابی یعلی، جلد:4، صفحہ:389، حدیث:5848۔

محبتِ رسول کی تاثیر

یہ بات یاد رکھیے! **فَقْر** ؛ محبّتِ رسول کی تاثیر ہے۔ ہر چیز میں تاثیر ہوتی ہے نا؛ ۞ آگ جلاتی ہے، یہ اِس کی تاثیر ہے ۞ کھانا کھانے سے بُھوک مٹ جاتی ہے، یہ کھانے کی تاثیر ہے ۞ دَوا کھانے سے مرض ختم ہو جاتا ہے، یہ دَوا کی تاثیر ہے۔ یونہی محبّتِ اِلٰہی کی بھی ایک تاثیر ہے اور محبّتِ رسول کی بھی ایک تاثیر ہے۔ حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **محبّتِ اِلٰہی کی تاثیر آزمائش ہے** (جب بندہ اللہ پاک سے محبّت کرنے لگتا ہے تو اس پر آزمائشیں آنا شروع ہو جاتی ہیں) اور **محبّتِ رسول کی تاثیر فَقْر ہے۔**[1]

ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے محبّت کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر سچّے ہو تو **فَقْر** کے لیے تیار ہو جاؤ! کیونکہ جو مجھ سے محبّت کرتا ہے، **فَقْر** اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے کہ سیلاب بھی اتنی تیزی سے اپنی منزل کی طرف نہیں بڑھتا۔[2]

خیر! یہ سمجھنے کی بات ہے، اگر جو مسلمان نہیں ہیں، ان کے پاس مال و دولت زیادہ ہے، وہ زیادہ امیر ہیں تو یہ پریشانی کی بات نہیں ہے، بلکہ یہ اِس بات کی نشانی ہے کہ آج بھی مسلمانوں کے دِل میں عشقِ رسول کے چراغ جل رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں دُنیا کی مشکلات پر صبر نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

اُولُوالعَزم رسول کون ہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں ایک آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی، اللہ پاک نے فرمایا:

[1]... الفتح الربانی والفیض الرحمانی، المجلس الثامن والعشرون، صفحہ:117۔

[2]... ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی فضل الفقر، صفحہ:561، حدیث:2350۔

فَاصۡبِرۡ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ (پارہ:26، سورۂ احقاف:35)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما صحابیٔ رسول ہیں، فرماتے ہیں: اُولُو الۡعَزۡم رسول 5 ہیں: (1): پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم (2): حضرت نوح علیہ السَّلام (3): حضرت ابراہیم علیہ السَّلام (4): حضرت موسیٰ علیہ السَّلام (5): اور حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام[1]

یہ بھی یاد رکھیے! نبوت میں سب کے سب نبی برابر ہیں۔ البتہ! درجات کے لحاظ سے اِن میں بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔[2] یہ عقیدے کی بات ہے، یاد رکھ لیجیے! ❁ ساری مخلوق میں انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سب سے افضل ہیں۔[3] پھر انبیائے کرام علیہمُ السَّلام میں کم و بیش 313 رسول ہیں۔[4] یہ باقی نبیوں سے افضل ہیں۔ پھر ان 313 میں 5 اُولُو الۡعَزۡم رسول ہیں۔ اِن کا رُتبہ باقی سب سے اُونچا ہے۔ **پھر ان 5 میں ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔**[5]

تُو ہی انبیا کا سرور، تو ہی دو جہاں کا یاوَر	تُو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے
تُو خُدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سرور	ترا ہاشمی گھرانہ مدنی مدینے والے[6]

صبر کسے کہتے ہیں...؟

اللہ پاک نے فرمایا:

[1]... الدر المنثور، پارہ:26، سورۂ احقاف، زیرِ آیت:35، جلد:7، صفحہ:454۔

[2]... پارہ:3، سورۂ بقرہ:253۔

[3]... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:47، حصّہ:1۔

[4]... مستدرک، کتاب تواریخ المتقدمین... الخ، جلد:3، صفحہ:492، حدیث:4222۔

[5]... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:54، حصّہ:1۔

[6]... وسائلِ بخشش، صفحہ:425 ملتقطاً۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (پارہ:26، سورۂ احقاف:35)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ڈٹنے، اپنے پاؤں پر جمے رہنے کو صبر کہتے ہیں۔ حالات چاہے کیسے بھی ہوں، بندہ اپنی جگہ پر جمارہے ❁ مشکل آئے ❁ پریشانی آئے ❁ مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑے، کچھ بھی ہو، بندہ اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اسے صبر کہتے ہیں۔ دیکھئے! حضرت امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ پر کربلا کے میدان میں کیسے کیسے امتحان نہ آئے، 72 ساتھی آپ کے سامنے شہید ہوئے ❁ حضرت علی اصغر رحمۃُ اللہِ علیہ کے گلے میں تیر لگا، آپ نے اپنے ہاتھوں سے نکالا ❁ بھائی، بھتیجے، بھانجے، بیٹے آنکھوں کے سامنے جامِ شہادت نوش کر رہے ہیں، پانی بند ہے، اس سب کے باوُجُود آپ اپنی جگہ جمے رہے، یہ صبر ہے۔

حکمت کی ایک بات

اب یہاں ایک بات ذرا تَوَجُّہ سے سمجھیے! عُلَمائے کرام نے لکھا ہے کہ اللہ پاک کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ **اَفْعالِ اِلٰہی** کو سمجھے۔[1] اللہ پاک نے کس چیز کو کس چیز کا نتیجہ بنایا ہے، اِس بات کو سمجھنا، اِس میں غور کرنا، اِس سے حکمت ملتی ہے، اللہ پاک کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ ❁ مثال کے طَور پر محنت کا نتیجہ کیا ہے؟ **کامیابی**۔ ❁ اِخْلاص کا نتیجہ کیا ہے؟ **قبُولِیَّت** ❁ تَوَکُّل کا نتیجہ کیا ہے؟ اللہ پاک کی خاص مدد مِل جانا۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پارہ:28، سورۂ طلاق:3)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

[1] ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:3، حصّہ:1 بتغیر قلیل۔

تو اللہ پاک نے اس دُنیا میں ہر چیز کو کسی چیز کے ساتھ جوڑ دیا ہے، یہ کام کریں گے تو یہ نتیجہ نکلے گا، وہ کام کریں گے تو وہ نتیجہ نکلے گا۔ اِسے **اَفْعَالِ اِلٰہی** کہتے ہیں۔

❁ امامت ❁ پیشوائی ❁ قیادت ❁ لیڈر شِپ جو ہے نا، یہ صَبْر کا نتیجہ ہے۔ یہ نوٹ کرنے کی بات ہے، صبر کریں، ہمّت دکھائیں، استقامت اپنائیں، کیسے ہی حالات ہو جائیں، اپنے رَستے پر قائِم رہیں، پاؤں پر جمے رہیں، اس کے بدلے اللہ پاک امامت، قیادت اور پیشوائی عطا فرماتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ۫ (پارہ:21، سورۂ سجدہ:24)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب بنی اسرائیل نے صبر کیا تو ہم نے اُن میں سے کچھ لوگوں کو اِمام بنا دیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے۔

بنی اسرائیل دُنیا میں غُلامی کی زندگی گزار رہے تھے۔ فِرعون اور اُس کی قوم ان پر ظُلْم ڈھاتے تھے، 70 ہزار بچے اِس بدبخت نے قتل کروا دیئے! اور کئی طرح کے ظُلْم ڈھائے۔ یعنی بنی اسرائیل بظاہِر اتنی کمزوری میں تھے، غُلامی میں تھے مگر اللہ پاک نے فرمایا: جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے انہیں امامت و پیشوائی عطا فرما دی۔[1]

پتا چلا؛ صبر کا نتیجہ امامت نکلتا ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دُنیا کی امامت کا

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے۔ ہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مسلمانوں کی ترقی پیسے میں ہے، معاشی ترقی میں ہے۔ حقیقت یہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی ترقی صبر میں ہے، ہمّت میں ہے، استقامت میں ہے۔

[1]... تفسیر صراط الجنان، پارہ:21، سورۂ سجدہ، زیرِ آیت:24، جلد:7، صفحہ:545 بتصرف۔

اے مَحْبُوب! صبر کیجیے!

اللہ پاک نے فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ	تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔ (پارہ:26، سورۂ احقاف:35)

یہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا جارہا ہے: اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! قوم آپ کو ستاتی ہے ❁ دشمن ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں ❁ طائِف والوں نے پتھر تک برسا دیئے! ❁ ابوجہل بدبخت نے دُشمنی کی انتہا کر دی ❁ ابولہب اور اس کے بیٹے گستاخی میں حدُ سے گزر گئے ❁ لوگ آپ کو اور آپ کے غُلاموں کو تکلفیں پہنچاتے ہیں۔ اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ اِن تکلیفوں کے باوُجُود نیکی کی دعوت کا کام جاری رکھیے! ایسے صبر فرمائیے! جیسے اُولُوا الْعَزْم رسولوں نے فرمایا ہے۔

نیکی کی دعوت مشکل کام ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے لیے بھی سبق ہے۔ نیکی کی دعوت کا کام ہمیشہ ہی مشکل رہا ہے، دِین پر چلنا ہمیشہ ہی دُشوار رہا ہے۔ ❁ حضرت نُوح علیہ السَّلام سے لے کر ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم تک ہر نبی علیہ السَّلام کی مخالفت کی گئی ❁ حضرت یحیٰ علیہ السَّلام نے ایک مسئلہ بیان فرمایا تھا، اِس کے نتیجے میں بدبخت بادشاہ نے آپ کو شہید کروادیا تھا[1] ❁ حضرت زکریا علیہ السَّلام کو شہید کیا گیا[2] ❁ بنی اسرائیل نے ایک ہی

[1]... البدایہ والنہایہ، حصّہ:1، جلد:1، صفحہ:438-439 ملخصًا۔

[2]... سیرت الانبیا، صفحہ:764۔

دِن میں 70 انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو شہید کیا[1] ۞ حضرت حبیب رحمۃُ اللہِ علیہ جن کا ذِکر سُورۂ یسین شریف میں کیا گیا ہے، اُن کو قوم نے پتھر مار مار کر شہید کر دیا تھا۔[2] انبیائے کرام علیہمُ السّلام پر اتنے مشکل وقت آئے کہ اللہ پاک نے فرمایا:

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِؕ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:214)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اُنہیں سختی اور شدت پہنچی اور اُنہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول اور اُس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟

ایسی سخت مشکلات میں بھی اللہ پاک کے نبیوں نے اور اُن پر ایمان رکھنے والوں نے دِین پر عَمَل بھی کیا اور نیکی کی دعوت کو بھی عام فرماتے رہے۔

پتا چلا؛ دِین پر عمَل کرنا اور نیکی کی دعوت دینا ہر دَور میں مشکل رہا ہے۔ کامیاب وہ ہے جو صَبْر کر جاتا ہے، ہمّت دکھاتا ہے، استقامت کے ساتھ دِین پر عَمَل بھی کرتا رہتا ہے، نیکی کی دعوت بھی عام کرتا رہتا ہے۔ یہی ہم نے بھی کرنا ہے۔

اُولُوا الْعَزْم رسولوں کا صبر

اُولُوا الْعَزْم رسول جن جیسا صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔ ان کی پاکیزہ زندگیوں پر ذرا غور فرمایئے!

حضرت نُوح علیہ السّلام کا صبر مبارَک

حضرت نُوح علیہ السّلام زمانے کے اعتبار سے سب سے پہلے اُولُوا الْعَزْم رسول ہیں۔ آپ نے ایک ہزار سال سے زیادہ زندگی پائی، 950 سال تک آپ اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دیتے

[1]... تفسیر خازن، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:61، جلد:1، صفحہ:50۔
[2]... تفسیر بغوی، پارہ:23، سورۂ یٰسین، زیرِ آیت:25، جلد:3، صفحہ:638 بتصرف۔

رہے، قوم ایسی سخت اور ایسی کٹر نافرمان تھی کہ 950 سال کی محنت کے باوُجود صِرف 80 افراد نے کلمہ پڑھا۔اِس کے باوُجُود آپ کے حوصلے پست نہ ہوئے، آپ کی ہمّت کمزور نہ پڑی، آپ استقامت کے ساتھ مسلسل نیکی کی دعوت دیتے رہے،[1] لوگ آپ پر ظُلم ڈھاتے، معاذ اللہ! آپ پر جسمانی تَشَدُّد کیا جاتا، یہاں تک آپ علیہ السَّلام بیہوش ہو جاتے، پھر جب ہوش آتا تو دوبارہ نیکی کی دعوت شروع فرمادیا کرتے تھے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے غور فرمایئے! حضرت نُوح علیہ السَّلام کی ہمّت کیسی تھی؟ حوصلہ کیسا عظیم تھا...؟ ۞ آج ہم دو چار مرتبہ علاقائی دورہ کرلیں، کوئی بات نہ سُنے تو ہمّت ہار کر علاقائی دورہ بند کر دیتے ہیں ۞ چار دِن دَرْس دے لیں، زیادہ افراد شرکت نہ کریں تو ہمّت ہار کر دَرْس بند کر دیتے ہیں ۞ قافلہ، قافلہ کی رَٹ لگائے رکھیں، کوئی بھی قافلے کے لیے تیار نہ ہو سکے تو دعوت ہی دینا چھوڑ جاتے ہیں ۞ گھر والوں کو بہت سمجھایا، بات نہیں مانتے، گھر میں دِینی ماحَول نہیں بن پارہا، یہ کہہ کر ہم نیکی کی دعوت دینا چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت نُوح علیہ السَّلام کی ہمّت مبارَک دیکھیے! ایک دو دِن نہیں، دو چار سال نہیں بلکہ 9 سو 50 سال تک مسلسل نیکی کی دعوت دیتے رہے، دِن رات دیتے رہے۔

اچھا ہمارے ہاں بات اَثَر نہیں کر رہی ہوتی، اس کی وجہ حکمتِ عملی کی کمی ہوتی ہے، ہم اگر حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں تو ایک آواز پر درجنوں لوگ جمع ہو جاتے ہیں، حضرت نُوح علیہ السَّلام نے جو 950 سال نیکی کی دعوت دی، لوگوں نے اس پر کان نہ دھرے، اس کی وجہ حکمتِ عملی کی کمی نہیں تھی بلکہ وہ بہت ڈھیٹ اور سیاہ دل تھے۔ ورنہ حضرت نوح

[1]... سیرت الانبیا، صفحہ: 178 و 184 و 201 ملتقطاً۔

[2]... تاریخ دمشق، جلد: 62، صفحہ: 247 بتصرف۔

علیہ السَّلام تو اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ نے انتہائی حکمتِ عملی کے ساتھ لوگوں کو سمجھایا، خُود کہتے ہیں:

رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۙ﴿۵﴾	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اے میرے ربّ! بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی۔ (پارہ:29، سورۂ نوح:5)

پھر کہا:

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾	ترجمۂ کنزُ العِرفان: پھر یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور آہستہ خفیہ بھی کہا۔ (پارہ:29، سورۂ نوح:8-9)

یعنی مختلف طریقے اپنائے، کبھی اعلانیہ دعوت دی، کبھی چھپ کر اکیلے اکیلے کو سمجھایا، ہر حکمتِ عملی اختیار فرمالی، اس کے باوُجود صِرف 80 لوگوں نے کلمہ پڑھا۔[1] یعنی جن کو سمجھایا جارہا ہے وہ اتنے ڈھیٹ تھے کہ کسی حکمتِ عملی کو خاطِر میں نہیں لارہے تھے۔ اِس کے باوُجود بھی آپ نے ہمّت نہیں ہارِی، مسلسل نیکی کی دعوت دیتے ہی چلے گئے۔

کاش! ہمیں بھی ہمّت و استقامت نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

مجھے تم ایسی دَو ہمت آقا | دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، | نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... سیرت الانبیا، صفحہ:178۔

حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا صبر

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرے اُولُوالعَزم رسول حضرت ابراہیم علیہ السَّلام ہیں۔ آپ کی شان مبارَک دیکھیے! پُوری قوم میں اکیلے تھے۔

آپ کے والِدِ محترم اور والِدہ محترمہ ایمان والے تھے، اللہ پاک کو ایک ماننے والے تھے مگر خاموشی اِختیار کیے ہوئے تھے۔ اِس کے عِلاوہ آپ کے اَہْلِ خانہ سے لے کر وقت کے بادشاہ نمرود تک ساری قوم شرک وکفر میں مبتلا تھی۔ آپ علیہ السَّلام نے اکیلے ہی نیکی کی دعوت کا کام شروع فرمادیا۔

یہ بھی دیکھیے! کیسی کمال کی بات ہے۔ ایک طرف پُوری قوم ہے، دوسری طرف صِرف ایک ہمّت والے نبی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام ہیں۔ بعض دفعہ ہم کہہ رہے ہوتے ہیں یا ذِہن میں تشویش ہو رہی ہوتی ہے کہ میں تو اکیلا ہوں، میں کیا کرلوں گا۔

ایسا سوچنے والوں کے لیے عرض ہے کہ بھائی! شروعات ایک ہی سے ہوتی ہے۔ ۞ ایک سے دو، پھر دو سے چار، چار سے آٹھ، آٹھ سے سولہ، پچاس، سو، ہزار، لاکھ اور کروڑ بنتے ہیں ۞ آپ سے کہا جائے: ہزار تک گنتی گنو! آپ کہاں سے شروع کریں گے؟ ایک سے ہی شروع کریں گے۔ تو ابتدا ایک ہی سے ہوتی ہے ۞ کمرے میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو، صِرف ایک ہی چراغ جل جائے تو روشنی پھیل جاتی ہے۔

ابتدا ایک ہی سے ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی ہمّت، آپ کا حوصلہ دیکھیے! پُوری قوم ایک طرف ہے، وقت کا ظالِم ترین بادشاہ نمرود بھی اسی طرف ہے اور دوسری جانِب حضرت ابراہیم علیہ السَّلام تنِ تنہا ہیں اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ لہٰذا اکیلے بھی ہوں تو کیا حرج ہے؟ اکیلے ہی نیکی کی دعوت عام کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! رَبِّ کریم کرم فرمائے گا، کارواں بن جائے گا۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر | لوگ ملتے گئے، کارواں بنتا گیا

اَہلِ خانہ کو نیکی کی دعوت

حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی ہمّت کی بات دیکھیے! آپ علیہ السَّلام کا سگا چچا آزر بھی مُشرِک تھا۔ یعنی دُشمن گھر ہی میں موجود تھا۔ روزانہ اُس کا سامنا ہوتا۔ آپ علیہ السَّلام نے اُسے بھی نیکی کی دعوت دی، کیسے دِی؟ سُبْحٰنَ الله! قرآنِ کریم میں ہے: آپ نے اپنے چچا آزر سے فرمایا:

یٰۤاَبَتِ (پارہ:16، سورۂ مریم:42) | تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اے میرے باپ!

اللهُ اکبر! لہجوں کی نَرمی پر غور فرمائیے! آپ نے اپنے چچا کے لیے لفظ اَبؑ استعمال فرمایا: اس کا لفظی معنیٰ ہوتا ہے: **باپ، ابُّو۔** نیکی کی دعوت کا کتنا نَرم انداز ہے۔ چچا کو ابُّو کہہ کر مخاطب کیا، فرمایا:

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ | تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: تم کیوں ایسے کی عبادت کررہے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے۔ (پارہ:16، سورۂ مریم:42)

ایک طرف یہ نرم لہجہ ہے، پیار بھری گفتگو ہے اور دلیل بھی ساتھ ہی دے دی کہ جو سُن نہ سکے، جو دیکھ نہ سکے، وہ بھلا خُدا کیسے ہو سکتا ہے۔ ظاہِر ہے عِبَادت تَو اُسی کی ہو گی جو عبادت گزار سے زیادہ اِختیار والا، زیادہ قدرت والا، زیادہ رُتبے والا ہو۔ یہاں تو بات ہی عجیب ہے، عبادت کرنے والا دیکھ بھی سکتا ہے، سُن بھی سکتا ہے اور جس کی عبادت کی جارہی ہے وہ نہ سُن سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے تو فرمایا: چچا! ایسے کی عِبَادت کیوں کرتے ہو۔

آپ نے دلیل بھی دے دی، حکمت بھرا کلام بھی ہے اور نَرم لہجہ بھی ہے۔ یعنی نیکی کی دعوت کے تمام تقاضے پُورے ہیں۔ اب چچا کی طرف سے جواب کیا آتا ہے؟ چچا بولا:

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ابراہیم! بیشک اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر ماروں گا۔ (پارہ:16، سورۂ مریم:46)

اللہ! اللہ! نَرم نَرم پُھول کے بدلے کیسا سخت تیر چلا۔ آپ نرمی سے سمجھا رہے ہیں، چچا قتل کی دھمکی دے رہا ہے۔

اب ہمارے جیسا کوئی ہوتا تو چیخ پڑتا: ۞ جاؤ بھاڑ میں۔ میں تو سمجھا رہا تھا اور تم دھمکیاں دے رہے ہو ۞ تم ہو ہی بے وقوف ۞ مجھے کیا۔گرو! کنویں میں۔ یا پھر شاید لڑائی ہی کر جاتے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السّلام تَو ہیں ہی ابراہیم۔ آپ کے نام کا معنی ہے: اَبٌ رَحِیْم (یعنی رحمدِل باپ) لہٰذا آپ نے کمال حکمتِ عملی اختیار کی، فرمایا:

سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بس تجھے سلام ہے۔ عنقریب میں تیرے لیے اپنے ربّ سے معافی مانگوں گا۔ (پارہ:16، سورۂ مریم:47)

یعنی اے چچا! جب تک اللہ پاک مجھے منع نہ فرما دے، تب تک میں آپ کی بخشش و ہدایت کی دُعائیں کرتا ہی رہوں گا۔

گھر میں نیکی کی دعوت کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے سمجھیے کہ گھر میں نیکی کی دعوت کیسے دیتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا چچا ظاہِر ہے گھر کا فرد تھا، آپ اُسے نیکی کی دعوت دے رہے تھے ۞ لہجہ نَرم ۞ الفاظ پُر تاثِیر ۞ سادہ، عام فہم ۞ اور انتہائی پیار و محبّت کا اِظْہار...!!

گھر میں نیکی کی دعوت دینی ہو تو یہی انداز اختیار کرنا چاہیے۔ مثلاً ۞ والِد صاحِب یا والدہ محترمہ نماز نہیں پڑھتیں ۞ بھائی گانے سُنتا ہے ۞ بہنیں فیشن کرتی ہیں، فلمیں دیکھتی ہیں تو اُنہیں نیک بنانے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ ہم اُن سے بائیکاٹ ہی کر دیں ۞ بھائیوں

بہنوں کو جھاڑنا شروع کر دیں ❁ اَمّی جان کے ہاتھ کا کھانا پینا چھوڑ دیں ❁ اُن سے لڑائی جھگڑا شروع کر دیں ❁ بَول چال بند کر دیں۔ نہ...!! ایسا بالکل نہیں کرنا۔ یُوں تو وہ اَور بھی بد ظَن ہو جائیں گے۔ اُنہیں پیار سے سمجھانا ہے، انتہائی نَرْمی کے ساتھ بات کرنی ہے۔ پِھر بھی نہیں مانتے تو حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا انداز اِختیار کریں؛ آپ نے کیا کہا:

سَلٰمٌ عَلَیْكَۚ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : بس تجھے سلام ہے۔ (پارہ:16، سورۂ مریم:47)

یہ **سلامِ مُتَارَکَت** ہے۔ یعنی سامنے والے کو اس کے حال پر چھوڑ دینا۔ نہیں مانتے۔ چلو! پھر تمہاری مرضی۔ اب کہنا بند کر دیں۔ اور کیا کرنا ہے؟

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْؕ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : عنقریب میں تیرے لیے اپنے ربّ سے معافی مانگوں گا۔ (پارہ:16، سورۂ مریم:47)

یعنی اب کہنا بند کر دیں، اللہ پاک کے حُضُور دُعائیں شروع کر دیں۔ ممکن ہو تو تہجد پڑھ کر دُعا کریں ❁ صلاۃُ الْحَاجات پڑھیں ❁ ہر نماز کے بعد دُعائیں کریں: یا اللہ پاک! میرے اَہْلِ خانہ کو نمازی بنا دے ❁ یا اللہ پاک! بھائی کو گانوں سے توبہ کی توفیق نصیب فرما۔ یا اللہ پاک! بہن کو فیشن سے نجات نصیب فرما۔ یُوں دُعائیں کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گھر میں دِینی ماحول بن جائے گا۔

قوم اور نمرود کو نیکی کی دعوت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی مزید سیرتِ پاک دیکھیے! آپ نے قوم کو سمجھانے کے لیے مجسمے توڑ دیئے! جب اُنہوں نے دیکھا کہ جن کو ہم پُوجتے ہیں، وہ تو ٹُوٹے پُھوٹے پڑے ہیں تو بہت غُصے ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے قوم کی حالت دیکھی تو موقع بنا کر نیکی کی دعوت دی، فرمایا:

فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ | ترجمۂ کنزُ العِرفان: تو اِن سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔ (پارہ:17، سورۂ انبیا:63)

یعنی اگر یہ بَول سکتے ہیں تو اِنہی سے پُوچھ لو کہ انہیں کس نے چُورا چُورا کیا ہے؟ لوگ حیران رہ گئے۔ سب نے سَر جھکا لیے کہ واقعی بات تو سچی ہے جو خُود کی حفاظت نہیں کر سکتے، حفاظت تَو دُور کی بات، اپنا دَرْد دوسرے کو بتا بھی نہیں سکتے، وہ بھلا خُدا کیسے ہو سکتے ہیں؟ مگر پھر شیطان نے وسوسہ ڈالا، ان کی سرکشی غالِب آئی، بولے:

حَرِّقُوۡهُ (پارہ:17، سورۂ انبیا:68) | ترجمۂ کنزُ العِرفان: اِن کو جلادو۔

یعنی ابراہیم علیہ السَّلام نے چونکہ ہمارے معبُودَوں کو توڑا ہے، لہٰذا ایک بڑی آگ جلاؤ اور انہیں آگ میں ڈال دو...!!

یہ صِرْف دھمکی نہیں تھی۔ ایک بڑی آگ جلائی گئی، حکومتی سطح پر اس آگ کے انتظامات کیے گئے، کتابوں میں لکھا ہے: جب یہ لوگ آگ جلانے کے لیے لکڑیاں جمع کر رہے تھے، کئی دِن تک جمع کرتے رہے، اِس دوران اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آجاتی تو مَنّت مانتا تھا کہ اگر میرا یہ کام ہو جائے تو ابراہیم (علیہ السَّلام) کو جلانے کے لیے اتنی لکڑیاں دُوں گا۔[1]

قوم کی یہ حالت تھی۔ اب اِنہوں نے لکڑیاں جمع کر لیں، آگ جلا دی گئی۔ یہ بڑی آگ تھی، اِس کے اُوپَر سے کئی کلومیٹر تک پرندے بھی گزر نہیں سکتے تھے، اتنی سخت آگ

[1]... تاریخ الخمیس، المقدمہ، جلد:1، صفحہ:149۔

تھی۔ اب سوچا کہ ابراہیم علیہ السَّلام کو اِس میں ڈالنا کیسے ہے؟ چنانچہ مَنجَنِیق (یعنی گولے پھینکنے والی توپ نُما مشین) بنائی گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کو اِس میں باندھ دِیا گیا، پِھر باندھ کر آگ کی جانِب اُچھال بھی دیا گیا۔[1]

اب ذرا صبر اور ہمّت کا نظارہ کیجیے! حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کو اُچھال دیا گیا، آپ ہَوا میں ہیں، آگ کی طرف بڑھ رہے ہیں، چند ہی لمحوں کے بعد بہت بڑی آگ کے بیچ ہوں گے، اُس وقت حضرت جبرائیلِ امین علیہ السَّلام حاضِر ہوئے، عرض کیا: اے ابراہیم! حاجت ہو تو فرمایئے! فرمایا: حاجت تَو ہے مگر آپ سے نہیں ہے۔ کہا: تَو جس سے ہے، اُسی سے کہیے! **فرمایا:** وہ دیکھ رہا ہے، کہنے کی حاجت نہیں ہے۔[2]

اللہُ اکبر! کیسا صبر ہے، کیسی ہمّت ہے، اللہ پاک پر کیسا عظیم بھروسہ ہے۔ پِھر اس کا نتیجہ بھی دیکھیے! کیسا عظیم مِلا۔ وہ آگ جس کے قریب جانا بھی ممکن نہیں تھا، اللہ پاک نے اس آگ کو ابراہیم علیہ السَّلام کے لیے پُھولوں کا باغ بنا دیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے صَبْر، یہ ہے ہمّت، یہ ہے اِستقامت...!! نیکی کی دعوت عام کرنی ہو، دِین پر عَمَل کرنا ہو تو ایسی ہمّت، ایسے صبر کی حاجت ہوتی ہے بلکہ سچ کہوں اِس صبر اور ہمّت کا ایک ذَرَّہ بھی ہمیں نصیب ہو جائے تو دُنیا و آخرت میں وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر اقبال نے کیسی پیاری بات کہی:

آج بھی ہو جو بَراہِیم کا اِیْماں پیدا | آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

[1]... تاریخ الخمیس، المقدمہ، جلد:1، صفحہ:149۔
[2]... کشف الخفا، جلد:1، صفحہ:318، رقم:1134۔

نیکی کی دعوت کے لیے موقع بنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک سمجھنے کی بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ نیکی کی دعوت دینی ہو تو اس کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ہم دیکھے، سوچے بغیر بَس فَرفَر بولنا شروع کر دیں۔ نہیں...!! اس کے لیے موقع تلاش کرنا ہوتا ہے، اگر موقع نہ بن رہا ہو تو موقع بنانا ہوتا ہے۔ دیکھیے! قوم اپنی عید منانے کے لیے جنگل کی طرف جا رہی تھی، حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے پُورا موقع بنایا، آپ عید کے لیے تشریف نہ لے کر گئے، گھر ہی رُک گئے، سب چلے گئے، اب آپ نے مجسمے توڑے، پُورا ایک ماحَول بنایا گیا، پِھر جب موقع بن گیا، تب آپ نے قوم کو سمجھایا۔

پتا چلا؛ سمجھانے کے لیے موقع بنانا بھی ضروری ہے۔ ورنہ بے موقع نیکی کی دعوت بھی اپنا اَثَر کھو دیتی ہے۔ مثلاً ❁ سامنے والا بیمار ہے اور ہم اسے قافلے کی دعوت دے رہے ہوں ❁ سامنے والا اپنا کوئی غم لے کر آیا ہے اور ہم جناب شروع ہو گئے! آپ نماز نہیں پڑھتے، یہ پریشانیاں اِسی کا نتیجہ ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ نہیں بھائی! ایسا مت کیجیے! موقع بنائیں، پہلے ڈھارس بندھائیں، تسلی دیں، دو چار وظیفے یاد ہوں تو بتا دیں۔ اب نپے تُلے لفظوں میں بہت حکمتِ عملی کے ساتھ نماز، روزے کی دعوت دیں۔ تب جا کر کام بنے گا۔ یُوں بعض دفعہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے پُورا ماحول بنانا پڑتا ہے۔ یہ بنانے کا طریقہ بھی ہمیں آنا چاہیے۔

جسے نیکی کی دعوت دوں اُسے دیدے ہدایت تُو
زباں میں دے اثر کر دے عطا زورِ قلم مولیٰ

حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا صبر

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السَّلام بھی اُولُوا الْعَزْم رسول ہیں ❁ آپ تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے بھائی ہارون علیہما السَّلام تھے، فِرْعَون بادشاہ بھی تھا، خُدائی کا دعویٰ بھی کرتا تھا۔ آپ علیہ السَّلام حضرت ہارون علیہ السَّلام کے ساتھ اس کے دربار میں تشریف لے گئے، نہایت ہمّت کے ساتھ، بڑی استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُس کے دربار میں اُسے نیکی کی دعوت دی اور اِنتہائی نرمی کے ساتھ دی ❁ آپ علیہ السَّلام کو ستایا گیا ❁ گھروں سے نکلنے پر پابندی لگائی گئی ❁ آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے ❁ طرح طرح سے تکلیفیں پہنچائی گئیں مگر آپ علیہ السَّلام نے ہمّت نہ ہارِی، صبر و استقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت دیتے رہے ❁ پِھر جب فرعون غرق ہو گیا تو آپ ہی کی قوم بنی اسرائیل نے سرکشیاں شروع کر دِیں ❁ کبھی یہ ناشکریاں کرتے ❁ کبھی حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کی گستاخیاں کرتے کبھی تکلیفیں دیتے ❁ تورات شریف پر عَمَل کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ اِس کے باوُجُود حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے ہمّت نہ ہاری، صبر و استقامت کے ساتھ دِین کا کام جاری رکھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا صبر

پِھر حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کی زندگی مبارک دیکھیے! ❁ آپ کی اَمّی جان پاکیزہ بتول مریَم رحمۃُ اللہِ علیہا پر الزام لگائے گئے ❁ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کو طرح طرح سے ستایا گیا ❁ آپ کو شہید کر دینے کے منصوبے بنائے گئے ❁ آپ کا کلمہ پڑھنے والوں ہی نے منافقت کی ❁ آپ کے خِلاف سازشیں رچائیں ❁ وقت کے حکمرانوں نے حکومتی سطح پر آپ کا بائیکاٹ کیا ❁ آخر شہید کر دینے کا مکمل منصوبہ بنا لیا گیا، اگرچہ اللہ پاک نے آپ کو زندہ آسمان پر اُٹھا

لیا مگر قوم کی سرکشی دیکھیے! آپ کے ہم شکل کو عیسیٰ سمجھ کر سُولی پر چڑھا دیا اور ہاتھوں پیروں میں کیل ٹھونک کر موت کے گھاٹ اُتار دیا۔[1]

اَلحمدُ لِلّٰہ! حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اِس سب سے محفوظ رہے، آپ کو زندہ اُٹھایا گیا، قُربِ قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے۔ البتہ! قوم کی سرکشی دیکھیے! کیسی وہ سخت دِل، نہایت ظالِم قوم تھی جن کو آپ نیکی کی دعوت ارشاد فرما رہے تھے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا صبر

پھر ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا صبر مبارک دیکھیے! ❁ قریش آپ کے قبیلے والے تھے، یہ آپ کے مخالِف ہو گئے ❁ ابو لہب سگا چچا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نیکی کی دعوت دینے کے لیے نکلتے تو ابو لہب پیچھے پیچھے چلتا، پتھر مارتا جاتا، مبارک ایڑیاں لہولہان ہو جاتیں، اس کے باوُجُود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمّت فرماتے، صبر سے کام لیتے اور استقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام فرماتے رہتے تھے۔

اے لوگو! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو!

صَحابیِ رسول حضرت مُنِیب اَزْدِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایمان لانے سے پہلے میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گِرد لوگ جمع تھے، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو! اور فلاح پا جاؤ...!! لوگ (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی صاف اور سچی بات پر غور کرنے اور ایمان لا کر کے جہنّم سے آزادی پانے کے بجائے اُلٹا) ظلم ڈھا رہے تھے۔ مَعَاذَ اللّٰہ! کوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی پھینکتا اور کوئی گالیاں دیتا۔ دوپہر تک یہی مُعاملہ رہا۔ پھر جب سب لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے تو ایک خاتون بڑے

[1]... سیرت الانبیا، صفحہ: 824 بتصرف۔

پیالے میں پانی لے کر حاضرِ خدمت ہوئیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارک دُھلایا۔ میں نے وہاں مَوْجُود لوگوں سے ان خاتون کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: **یہ ان (یعنی رَسُولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم**) کی بیٹی زینب ہیں۔**[1]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے صبر، استقامت، ہمّت، عَزْم...!! اللہ پاک نے فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ	**ترجَمہ کنزُالعِرفان:** تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔ (پارہ:26، سورۂ احقاف:35)

پیارے اسلامی بھائیو! یہی ہمارے لیے سبق ہے۔ صبر کریں، ہمّت کریں، استقامت اپنائیں، نیکی کی دعوت دینے میں، دِین پر عَمَل کرنے میں، ہر ہر میدان میں صبر وہمّت اور استقامت اپنائیں رکھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہر میدان میں کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔ امیر اہلسنت دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں:

تمہیں اے مُبَلِّغْ! یہ میری دُعا ہے | کئے جاؤ طے تم ترقی کا زینہ

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: علاقائی دورہ

پیارے اسلامی بھائیو! نیک نمازی بننے، نیکی کی عوت دینے کا جذبہ پانے، صبر ورضا کی خوبیاں حاصِل کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو جایئے! دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کامو ں میں خوب خوب حصّہ لیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ

[1]... معجم کبیر، جلد:9، صفحہ:70، حدیث:17193 ملتقطاً۔

اَلْکَرِیْم! اس کی برکت سے دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **علاقائی دورہ** بھی ہے۔

حدیثِ پاک کا خُلاصہ ہے: جو قدم راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں، انہیں جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی[1] ❁ نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے کے لئے گھر سے نکلنا بھی راہِ خُدا میں نکلنا ہے ❁ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نیکی کی دعوت دینے کے لئے بازاروں میں تشریف لے جاتے ❁ مختلف قبائل میں جاکر بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے۔ دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول بھی اس پیاری ادا کو ادا کرنے کو شش کرتے ہیں ❁ گھر گھر، دُکان دُکان جا کر نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے ❁ لوگوں کو مسجد میں آنے کی دَعْوت دی جاتی ہے ❁ نمازوں کی ترغیب دِلائی جاتی ہے ❁ ہم اسے علاقائی دورہ کہتے ہیں۔ **آپ بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مل کر علاقائی دَوْرہ کیا کیجیے!** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ سُنّتِ انبیاء پر عَمَل کی سَعادت ملے گی ❁ نیکی کی دَعْوت عام کرنے کا ثواب ملے گا ❁ حدیثِ پاک کے مطابق نیکی کی راہ دکھانے والا، نیکی کرنے والے جیسا ہے[2] ❁ اگر ہماری نیکی کی دعوت سے ایک شخص بھی نیک نمازی بن گیا تو یقین مانیے! وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سنیے:

شرابی قافلے کا مسافر بن گیا

عاشقانِ رسول کا ایک قافلہ (گجرات، ہند) پہنچا، شرکائے قافلہ علاقائی دورہ کرنے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے، دورانِ علاقائی دورہ ایک شرابی کو سمجھایا گیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ شرابی

1... مسند امام احمد، جلد: 6، صفحہ: 507، حدیث: 16356۔

2... ترمذی، صفحہ: 628، حدیث: 2670 ملتقطاً۔

قافلے والوں کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا، اسلامی بھائی اس کے ساتھ اس قدر با اخلاق طریقے سے پیش آئے کہ وہ 6 دن تک قافلے والوں کے ساتھ رہا، علاقائی دورہ کی برکت اور عاشقانِ رسول کی صحبت کے سبب اس نے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھالی، عمامہ شریف کا تاج بھی سر پر سجالیا اور قافلوں کا مسافر بھی بن گیا۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی	چڑھائے گا ایسا نشہ دینی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی	خدا کرم سے بنا دینی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!	جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ؛ سلام بات چیت سے پہلے ہے۔[2] ❀ مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سُنّت ہے۔ ❀ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

2 ... ترمذی، کتاب: الاستئذان، باب: ماجاء فی السلام قبل الکلام، صفحہ:635، حدیث:2699۔

میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنت ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مقرب بندہ ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بَری ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

﴿اعلان﴾

سلام کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ٦٥

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

1…القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 30 اکتوبر 2025ء

(1): سُنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سلام کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

❀ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❀ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں ❀ بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقَامْ اور دوزخُ الْحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے اور یہ جملہ لغت کے اعتبار سے بھی غلط ہے بلکہ بعض مَن چلے تو معاذ اللہ مذاقاً یہاں تک بَک دیتے ہیں **آپ کے بچے ہمارے غلام۔** امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا ہے اور اس پر زیادت (یعنی اضافہ) نہیں۔ سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اگر سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور سلام کرنے والے نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو جواب دینے والا بھی اتنا ہی کہے اس سے زیادت (یعنی اضافہ) نہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے ❀ سلام اور جوابِ سلام کا درست تَلَفُّظ یاد فرمالیجیے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سَلَا۔ مُ۔ عَلَیْ۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (وَ۔ عَ۔ لَیْ۔ کُ۔ مُسْ۔ سَلَام)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 30-32۔

سُرمہ ڈالتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "سُرمہ ڈالتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

ترجمہ: الٰہی! مجھے دیکھنے اور سننے سے بہرہ مند (فائدہ اُٹھانے والا) کر۔ (خزینۂ رحمت، ص125)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ [1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44)

مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر ومُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے ؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)عَلاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد